111970 ـ رخصتی کے بعد اچانك علم ہوا کہ خاوند رافضی شیعہ ہے اب کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میری ایك برس قبل شادی ہوئی اور دو ماہ قبل انکشاف ہوا کہ میرا شوہر تو رافضی شیعہ ہے! وہ شیعہ کے اعتقادات رکھتا ہے اور ان کی کتاب " الکافی " پر عمل پیرا ہے! مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ میں کیا کروں، کیا میری یہ شادی صحیح ہے، اور کیا میرے لیے یہ شخص حلال ہے ؟

برائے مہربانی میرا تعاون کریں، میں اس کے متعلق حکم معلوم کیے بغیر اپنے گھر والوں کو دھچکہ نہیں دینا چاہتی، اس سلسہ میں حکم کیا ہے کیونکہ نیٹ پر بہت زیادہ فتوی ہیں اور میری حالت کچھ مخصوص سی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمیں لوگوں پر بہت تعجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی گمراہ اور بدعتیوں اور منحرف قسم کے لوگوں کے ساتھ کیسے کر دیتے ہیں، بلکہ اسے لوگوں سے شادی کر دیتے ہیں جو زندیق اور کافر ہوتے ہیں، لیکن ہمارا یہ تعجب اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب ہمیں علم ہوتا ہے لوگ ان گمراہ عقائد سے جاہل ہیں انہیں ان عقائد کا علم ہی نہیں کہ یہ اعتقادات اہل سنت و الجماعت کے عقائد سے مخالفت رکھتے ہیں.

اور ہمارا یہ تعجب اس طرح بھی ختم ہو جاتا ہے جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جہالت و گمراہی کے فتاوی جات لوگوں میں مشہور ہیں، ان لوگوں کی جانب سے نہیں جو اہل سنت کا کسی صوفی یا شیعی سے نکاح جائز قرار دیتے ہیں: بلکہ ان یہ فتاوی ان کی جانب سے ہوتا ہے جو دین کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں اور انہوں نے تو مسلمان عورت کا کافر شخص کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے!

یہاں شدید ترین بیماری یہ ہے کہ: لوگ اپنے دین کے معاملات سے جہالت اور اسلامی قوانین کی اہانت کے ساتھ ساتھ خاوند اور منگیتر کی متعلق کوئی زیادہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اس کے دین کے بارہ میں دریافت کریں اور اس کے متعلق کوشش کریں؛ بلکہ انہیں تو صرف دنیا اور معاش کی اہمیت ہوتی ہے؛ اس لیے اس میں انہیں جو مناسب معلوم ہو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی برتتے ہیں، اور جو مناسب نہ

لگے اسے رد کر دیتے ہیں چاہے وہ نیك و صالح اور نمازی ہی ہو!!

رہا آپ کا اس رافضی شیعہ سے شادی کا مسئلہ تو یہ شادی باطل ہے، اور شرعی طور پر فسخ ہے؛ جب یہ شخص " الکافی " میں گمراہ اور زندیقیت پر مشتمل عقائد رکھتا اور اس پر عمل کرتا ہو.

آپ اور آپ کے گھر والوں کو آپ اور اس شخص کے درمیان علحیدگی کی کوشش کرنی چاہیے، اور اگر یہ فسخ میسر نہ ہو تو آپ اس سے طلاق کا مطالبہ کریں، اور اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرے اور اس شادی میں اللہ کی شریعت کی تطبیق کرنے والا کوئی نہ ہو تو آپ اس سے خلع لے لیں اور اس کے لیے جتنا مال وہ طلب کرے ادا کریں، مثلا باقی مانندہ مہر معاف کر دیں یا پھر جو آپ کو مل چکا ہے وہ سارا یا اس میں سے کچھ واپس کر کے اپنے آپ کو اس سے چھڑائیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اللہ کی قدرت میرے لیے ایك کردی شخص کا رشتہ آیا جو اہل سنت میں سے ہونے کا دعوی کرتا تھا، اور اس کا ظاہر تو صحیح اور اصلاح والا ہے، اس کا نام " حیدر عبد المحسن الجابری " ہے جو کچھ ماہ میرے والد کے ساتھ رہا اور میرے والد صاحب کا مہمان رہا، اس عرصہ میں وہ اخلاق و دین والا تھا اور میرے والد کے سامنے یہی باور کراتا رہا کہ وہ اہل سنت میں سے ہے، بلکہ شیعہ پر اعلانیہ طور پر حملے بھی کرتا رہا.

اور میرے والد نے اس شخص میں جو تقوی و اصلاح دیکھی تو اس شخص کے ساتھ میری شادی پر متفق ہو گئے، اور جب عقد نکاح ہوا اور میری رخصتی ہو گئی تو اس نے اعلان کر دیا کہ وہ اہل سنت میں سے نہیں، بلکہ وہ شیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور اپنے مذہب کے لیے متعصب بھی ہے، اور جب ہم نے اس کو اسلام اور اہل سنت کے منہج کی طرف واپس پلٹنے کی دعوت دی اور اس پر اس سلسلہ میں تنگی کی تو وہ کہنے لگا:

پھر یہ ہے کہ نہ تو میں سنی ہوں اور نہ ہی شیعی بلکہ میں کیمونسٹ ہوں یعنی ملحد!

جناب مفتی صاحب میرا سوال یہ ہے کہ: اس صورت میں میرا اس شخص کے ساتھ رہنے کے متعلق شرعی حکم کیا ہے اور خاص کر جب اس کے خبث باطن کا اظہار ہوا ہے تو میں اسے ناپسند کرنے لگی ہوں، اور وہ پچھلے عرصہ میں ہمیں دھوکہ دیتا رہا ہے، اور ہمیں یہ باور کراتا رہا کہ وہ سنی مسلمان ہے، اور اس شخص سے عقد نکاح سے چھٹکارا پانے کے لیے کیا راہ اختیار کیا جائے، اور میں اس کو کیسے فسخ کر سکتی ہوں اور کیسے چھٹکارا پا سکتی ہوں، خاص کر جب میں ایك غیر مسلم ملك میں بس رہی ہوں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اہل سنت کی بیٹیوں کا شیعہ اور کیمونسٹ کے بیٹوں سے شادی کرنا جائز نہیں، اور اگر نکاح ہو جائے تو یہ باطل ہے، کیونکہ شیعہ کے متعلق معروف ہے کہ وہ اہل بیت سے استغاثہ کرتے اور مدد مانگتے اور ان کو پکارتے ہیں، اور یہ شرك اکبر ہے، اور اس لیے کہ کیمونسٹ حضرات ملحد ہیں اور ان کا کوئی دین نہیں.

سائلہ کو اپنے میکے چلے جانا چاہیے اور اس شخص کو اپنے نزدیك نہیں آنے دینا چاہیے، اور اس کے ساتھ اپنے ہاں اس کے ذمہ دار محکمہ میں اس مسئلہ کو اٹھانا چاہیے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 298 ـ 300).

دوم:

کتاب " الکافی " میں کفر زندیقیت بھری ہوئی ہے، اور یہ کتاب رافضی مذہب کی ایك معتبر اور مرجع شمار ہوتی ہے، اس کی اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (111952) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .